اپنے خاندان کا فرد سمجھتے ہوئے اپنے گھر میں رکھا انکو ہر طرح کی سہولت بہم پہنچائی اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے پردیسی غیر مسلم پریوار کی ہر طرح حفاظت و دلجوئی کی جب پردیسی غیر مسلم پریوار خوش و خرم ہو کر اپنے وطن عزیز کلکتہ پہونچے تو حاجی احمد اللہ کی نیکی و شرافت اور انسانیت کا توان کے دل و دماغ پر اثر جما ہی ساتھ ہی ان کے دل و دماغ میں عام مسلمانوں سے متعلق جو غلط فہمی بیٹھی ہوئی تھی وہ بھی رفع ہوئی۔ حاجی احمد اللہ کی محبت و رواداری، ان کے احسانات سے غیر مسلم پریوار اس قدر متاثر ہوا کہ ان میں سے ماں نے اپنے سگے بیٹے سے زیادہ بھائی نے اپنے حقیقی بھائی سے زیادہ مسلمان حاجی احمد اللہ کو سمجھا ــــ حاجی احمد اللہ مرحوم نے اسلامی تعلیمات کے جذبہ سے سرشار ہو کر پردیسی غیر مسلم پریوار کی ہر طرح خدمت و مدد کی، اللہ تبارک تعالیٰ کے یہاں ان کا یہ نیک عمل مقبول ہو گیا ــــ بندہ کو نوازتے اللہ کو دیر کیا لگتی ہے۔ اور اسکو نوازنے کے طریقے بھی نرالے ہیں۔ مدتوں بعد حاجی احمد اللہ کسی کاروباری سلسلے میں کلکتہ جاتے ہیں اسی غیر مسلم پریوار سے ملاقات ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس غیر مسلم پریوار کو حاجی احمد اللہ مرحوم کے لئے اچھے کاروبار کا سہارا بنا دیتا ہے آج حاجی احمد اللہ مرحوم کے اس کاروبار سے انکی نیک اولاد اکل حلال سے خود اپنی، غریبوں کی، ملت کی اور مذہب و انسانیت کی ہر طرح مدد و خدمت میں لگی ہوئی ہے۔ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے حاجی احمد اللہ نے مصیبت زدہ پردیسی غیر مسلم کی مدد کیا کہ انہوں نے خود نہ صرف اپنی عاقبت سنواری بلکہ اپنی اولاد کے لئے نسل در نسل کامیاب زندگی کا سامان پیدا کر لیا۔ ان ہی حاجی احمد اللہ مرحوم کا ایک اور واقعہ ہے جو ایمان و ایقان کی زندہ مثال ہے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہوتے سچے مسلمان کی نیک عملی زندگی کا نمونہ ہے۔ حاجی احمد اللہ مرحوم آج سے تقریباً بیس سال پہلے اپنے کشمیری شالوں کے شوروم جو مکمل ایک غیر مسلم بازار میں ہے، میں عبادت الٰہی میں مصروف ہیں۔ اسی دوران میں ان کے شوروم میں ایک ایسا گاہک آتا ہے جس کی آمد کے لئے دوسرے دوکاندار ہر وقت منتظر رہتے ہیں۔ کوشش و جستجو کرتے ہیں کہ ایسا کوئی گاہک آئے جو منٹوں سکنڈوں میں ہزاروں کا مال خرید لیجائے ــــ ایسا گاہک حاجی احمد اللہ کے شوروم میں موجود ہے لیکن اس وقت حاجی احمد اللہ تو یاد الٰہی میں مستغرق ہیں وہ تو خوشنودیٔ خدا کے حصول کے لئے بارگاہ عالی میں سربسجود ہیں۔ "مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ" (جس نے کسی سے دوستی و محبت کی تو خدا کے لئے، اور دشمنی کی تو خدا کے لئے، اور کسی کو دیا تو خدا کے لئے، اور

کسی سے روکا تو خدا کے لئے، اس نے اپنے ایمان کو کامل کر لیا یعنی وہ پورا مومن ہو گیا) اللہ کے مومن بندے کلام اللہ کے فرمان پر عمل پیرا رہتے ہیں ــــ حاجی احمد اللہ گاہک کو اپنے شوروم میں دیکھتے ہیں مگر عبادتِ الٰہی کے وقت میں گاہک کی طرف ذرا بھی راغب نہیں ہوتے۔'' فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِکُمْ '' (کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اللہ کی یاد میں لگے رہو) اللہ پاک سے رزق مانگنے والا بندہ کسی دیگر ذریعہ پر کیسے تکیہ وانحصار کر سکتا ہے گاہک دوکاندار کے انتظار میں بیٹھا رہا۔ اور دوکاندار کلام اللہ کے احکام '' وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ '' (اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم کو فلاح نصیب ہو) کے پیش نظر عبادتِ الٰہی میں مستغرق، مالک حقیقی بندوں کے حقیقی رزّاق کے سامنے خشوع وخضوع کے ساتھ گڑگڑا رہا ہے، مانگ رہا ہے آخرت بھی دنیا بھی، یادِ الٰہی کے وقت کسی بندہ ناچیز کی پرواہ کیا ہو سکتی ہے! ایسے بندہ پر اللہ پاک کا انعام واکرام نہ ہوگا تو اور کس پر ہوگا، گاہک پر اس کا اثر ہوتا ہے دوکاندار حاجی احمد اللہ کی ایمانداری پاکی ونیکی اس کے دل ودماغ پر چھا جاتی ہے لیکن اس کے پاس وقت نہیں مزید انتظار کرنے کا، اس لئے وہ اس وقت تو بغیر کچھ لئے چلا جاتا ہے دوکاندار کے استغراقِ الٰہی میں مخل نہیں بننا چاہا مگر وہ دل میں یہ عزم مصمم وتہیّہ کر لیتا ہے کہ جو دوکاندار اس قدر عبادت گذار ہے کہ وہ اپنی عبادت کے وقت میں سوائے خدا کی یاد کے کسی دنیاوی طمع ولالچ کی پرواہ بھی نہ کرے وہ کس قدر نیک وایماندار ہوگا۔ لہٰذا آئندہ مال وہ اسی سے خریدے گا ــــ وہ کچھ ہی دنوں بعد حاجی احمد اللہ کے کشمیری شال کے شوروم میں پھر آیا اور کہا کہ میں پہلے آیا تھا مگر آپ عبادت میں مشغول تھے میں انتظار نہیں کر سکا چنانچہ اس نے اسی وقت ۷۵ ہزار روپے کا مال خریدا، ۷۵ ہزار آج کے حساب سے ۲۵ لاکھ سے زائد ہی ہوتے ہیں۔ کوئی بھی دوکاندار اتنی بڑی رقم کے خریدار کے لئے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر لپکتے ہیں بھاگتے ہیں۔ مگر حاجی احمد اللہ عبادتِ الٰہی میں مستغرق پرواہ بھی نہیں کرتے ہیں جو اللہ پر مکمل بھروسہ کرتا ہے اللہ اس کے لئے دنیاوی سامانِ ضرورت بآسانی پیدا کر دیتا ہے حاجی احمد اللہ مرحوم ومغفور ہو چکے ہیں مگر وہ گاہک حاجی احمد اللہ مرحوم کے کشمیری شالوں کے شوروم کا آج بھی پیٹینٹ گاہک ہے اس کی نسل درنسل ان کے شوروم کی گاہک بنی رہے گی اسے کہتے ہیں سچے مسلمان کی سیرت سچے مسلمان کا ایمان ــــ آج کے مسلمان کا عمل وکردار ہم اسلامی سانچے میں ڈھلا ہوا کہہ سکتے ہیں! آج کے مسلمانوں کی اکثریت نہ زبان کی سچی ہے نہ ایمان کی پکی ہے نہ نظر کی صحیح اور نہ ہی کردار وعمل سے اپنے کو مسلمان کہنے کی حقدار ہے؟ ــــ جذباتی سیاست اس کا اوڑھنا